



انٹرنیٹ کے منفی استعمال کے نقصانات اور اُن سے بچنے کا طریقہ!



الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

اس میں کوئی شک نہیں کہ انٹرنیٹ مختلف معلومات کے لیے ایک ایسا اہم ذریعہ بن چکا ہے، جس کے ذریعہ انسان مختصر وقت کے اندر معمولی لاگت سے بے شمار دینی، علمی، اقتصادی اور سیاسی معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ سے بھی واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح اس کے توسط سے دینی اور عصری اداروں میں دفتری کاموں کے اندر سہولت اور آپس میں معلومات کے تبادلے سے متعلق بھی کافی آسانیاں پیدا ہو چکی ہیں، لہذا اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مختلف میدانوں کے اندر انسان کے لیے بے شمار سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں بے شمار لوگ جن میں چھوٹے بڑے، مرد و عورت، مال دار و غریب، پرہیزگار اور آزاد خیال ہر قسم کے لوگ شامل ہیں، کسی نہ کسی حد تک اس سے منسلک اور اس کے شناخاں نظر آتے ہیں، اور اپنی مجالس میں اس کی خوبیاں گننے اور بیان کرنے سے نہیں تھکتے۔

البتہ ایک افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ انٹرنیٹ کی ستائش کرنے والے اور اس پر فریفتہ ہونے والے اکثر حضرات اس کے نقصانات اور اُس کے منفی گوشوں پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کرتے، جس کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ مختلف دینی، جسمانی اور نفسیاتی مشکلات کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی حقیقت کو

مدِ نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے احقر نے اس مضمون کے اندر انٹرنیٹ کے غلط استعمال کے نقصانات بیان کرنے اور ان سے بچنے کا طریقہ بتانے کی کوشش کی ہے، تاکہ اس جدید آلہ سے منسلک لوگ اس کے نقصانات سے باخبر و ہوشیار رہیں۔

میرے اس مضمون سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ میں انٹرنیٹ کے فوائد سے انکار کرتا ہوں، یا لوگوں کو اس کے استعمال سے کلی طور پر منع کرتا ہوں، اس لیے کہ ایک طرف تو اس کے بعض فوائد میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور دوسری طرف حالاتِ حاضرہ کے اندر موجودہ معاشرے کے افراد بظاہر اس بات کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں گے کہ اس کے استعمال کو مکمل طور پر ترک کریں، لہذا ان کو کلی طور پر منع کرنا نا حاصل ہوگا۔

چند احباب کی طرف سے مجھے انٹرنیٹ استعمال کرنے کی ترغیب اور میرا موقف

چند سال قبل جب انٹرنیٹ کا استعمال خواص و عوام میں پھیلنے لگا اور اس سے منسلک آلات جیسے سمارٹ فون، لیپ ٹاپ وغیرہ لوگوں میں مشہور ہونے لگے، اور اس کا استعمال صرف دنیوی ضروریات اور عصری علوم تک محدود نہیں رہا، بلکہ علومِ دینیہ جیسے تفسیر و حدیث، فقہ و اصول فقہ، ادب و عقائد وغیرہ میں بھی لوگ اس سے استفادہ کرنے لگے، تو میرے چند احباب نے جو دینی علوم و مدارس اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے تھے، مجھ سے بار بار اصرار کے ساتھ کہا کہ تمہیں احادیثِ نبویہ کے ایک خادم اور دینی علوم کے ایک مدرس اور علمی تحقیقات سے دل چسپی رکھنے والے ایک فرد کی حیثیت سے اس آلہ سے استفادہ کرنا چاہیے، اس لیے کہ اس کے ذریعے مختصر وقت میں تمہیں احادیثِ نبویہ کے مراجع تک پہنچنے، اسانیدِ حدیث کی صحت و ضعف معلوم کرنے اور دیگر علمی تحقیقات تک رسائی حاصل کرنے میں کافی مدد ملے گی اور ساتھ ساتھ یہ اصرار بھی کرتے رہے کہ تم انٹرنیٹ سے منسلک سمارٹ فون کا سیٹ اپ اپنے استعمال میں رکھو، تاکہ جس وقت بھی اور جہاں بھی تمہیں کوئی علمی ضرورت پیش آئے گی، تم اس سے استفادہ کر سکو گے۔

ان حضرات کی باتیں سن کر میں ہمیشہ یہ جواب دیتا رہا کہ آپ جیسے تجربہ کار حضرات کی اس وضاحت کے بعد میرے لیے انٹرنیٹ کے بعض فوائد سے انکار کرنے کی تو کوئی گنجائش باقی نہیں رہی! تاہم مجھے ایک خوف ضرور لاحق ہے کہ انٹرنیٹ کے مفید و مضر گہرے سمندر میں اگر میں داخل ہوا تو کہیں اس کی خطرناک لہروں اور بے رحم مگر مچھوؤں کا شکار نہ ہو جاؤں، اور میں چونکہ تیرا کی اور مگر مچھوؤں کے مقابلہ کرنے میں مہارت کا دعویٰ بھی نہیں، اس لیے مجھے خطرہ ہے کہ اس گہرے اور خطرناک سمندر میں داخل ہونے کے بعد اس کی لہروں میں غرق ہو کر یا اس کے مگر مچھوؤں کا لقمہ بن کر ساحل تک واپسی کا موقع نہیں پاسکوں گا۔

ایک گراں قدر نصیحت و تربیت کا اثر

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے احقر نے اپنے زمانہ طالب علمی سے لے کر زمانہ تدریس تک ہمیشہ اپنے والدین اور اساتذہ کرام اور مشائخ عظام کی نصیحتوں کو یاد رکھنے اور ان کے اندازِ تربیت کو حتی الامکان اپنانے کی کوشش کی ہے، اور آج تک اپنی غفلتوں کے باوجود ان کی گراں قدر نصیحتوں اور مخلصانہ اندازِ تربیت کے ایسے فوائد و ثمرات مجھے نظر آتے ہیں جنہیں دیکھ کر ان کے لیے غائبانہ طور پر دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں۔ میرے والدین مکرمین اور اساتذہ کرام و مشائخ عظام (جن میں سرفہرست میرے مرشد و مکرم استاذ فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ سابق رئیس دارالافتاء دارالعلوم دیوبند اور میرے محترم استاذ حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری دامت برکاتہم شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند ہیں) کی پراثر نصیحتوں میں سے اس مضمون کی مناسبت سے صرف ایک قیمتی نصیحت کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے:

”ایسے آلاتِ جدیدہ کو جو مختلف الجہات یعنی فوائد و نقصانات دونوں پر مشتمل نظر آتے ہوں، اس وقت تک استعمال کرنے کی کوشش نہ کریں، جب تک ان کے مثبت و منفی دونوں گوشوں پر غور اور دونوں کے درمیان موازنہ نہ کریں، اس لیے کہ انسان جلد باز واقع ہوا ہے، وہ مثبت گوشوں سے جلد متاثر ہوتا ہے اور منفی گوشوں سے غفلت برتتا ہے، چنانچہ ذرائعِ ابلاغ و اشتہارات کے ذریعہ جب کسی نئی چیز کے فوائد اس کے علم میں آتے ہیں تو وہ فوراً اس کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے اس کے منفی گوشوں اور نقصانات پر غور کرنے کی کوشش نہیں کرتا، جس کے نتیجے میں وہ آہستہ آہستہ اس کے نقصانات کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کو اندازہ بھی نہیں ہوتا، اور بالآخر بہت بڑا نقصان اٹھاتا ہے۔“

حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہم کا میرے موبائل فون کو جانچنا

۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء کو افریقی ملک ”زامبیا“ کے شہر ”لوساکا“ میں واقع ”جامعہ اسلامیہ“ کے منتظمین حضرات (جو جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فضلاء ہیں) کی طرف سے مجھے دعوت دی گئی کہ ”جامعہ اسلامیہ“ کا سالانہ اجلاس ماہ شعبان ۱۴۳۳ھ کو حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں منعقد ہونے والا ہے، آپ کو بھی اس اجلاس میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے۔ احقر نے اس موقع کو غنیمت و سعادت سمجھ کر دعوت قبول کر لی، اس لیے کہ اس بہانے تقریباً گیارہ سال بعد حضرت

الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہم العالی سے ملاقات اور ان سے استفادہ کرنے کا موقع ملنے والا تھا، چنانچہ شعبان کے شروع میں احقر ”زامبیا“ پہنچ گیا۔

”زامبیا“ پہنچنے کے بعد تقریباً دس روز تک مسلسل حضرت کی خدمت میں رہنے اور ان کے علمی و تربیتی بیانات اور مشفقانہ ہدایات سے استفادے کا موقع ملتا رہا، اس دوران یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک دفعہ میزبان حضرات کی گاڑی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے کے لیے حضرت الاستاذ روانہ ہونے والے تھے، میزبانوں نے حسب معمول میرے لیے بھی اُسی گاڑی میں بیٹھنے کا انتظام کر لیا، حضرت الاستاذ سامنے والی سیٹ پر ڈرائیور کے بغل میں تشریف فرما ہوئے اور میں ان کے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور گاڑی روانہ ہو گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد گاڑی ہی کے اندر میرے زیر استعمال سادے موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگی، میں نے فون وصول کر کے فون کرنے والے سے مختصر بات کی اور فون بند کر دیا، حضرت الاستاذ نے فون کی گھنٹی کی آواز اور میری گفتگو دونوں سن لیں، میری گفتگو ختم ہونے کے بعد اپنے پیچھے سے میری طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا: ”ذرا اپنا موبائل فون مجھے دکھا دو“ میں نے فوراً اپنا موبائل ان کی خدمت میں پیش کیا اور سمجھ گیا کہ حضرت الاستاذ اس موبائل فون کی نوعیت کو دیکھ کر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا ان کے اس حقیر شاگرد نے اُن سے جدائی کے بعد اُن کی نصیحتوں کو خدا نا خواستہ فراموش کر کے پرکشش آلاتِ جدیدہ کو ان کے انجام پر غور کیے بغیر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے؟ یا آج تک اللہ کی توفیق سے بیدار مغزی کے ساتھ سادگی کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے محسنین کی نصیحتوں کو یاد کیے رکھا ہے؟

بہر صورت! حضرت الاستاذ نے جب میرے سیدھے سادے موبائل فون کا معائنہ فرماتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں اُسے اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور ان کو اطمینان ہوا کہ ایک بالکل سیدھا سادا اور انٹرنیٹ سے غیر منسلک سستا موبائل فون ہے، تو زباں سے کچھ کہے بغیر مجھے واپس کر دیا، البتہ ان کے چہرے پر اطمینان کی علامت بکھری ہوئی نظر آ رہی تھی، جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ مطمئن ہو گئے۔ حضرت الاستاذ کے اطمینان کو دیکھ کر دل دل میں میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے اُستادِ محترم کی قیمتی نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے مجھے شرمندگی سے بچایا۔

انٹرنیٹ کے استعمال سے پہلے اس کے نقصانات کا پتہ لگانا

الغرض! اپنے بڑوں کی تربیت کی برکت سے میں نے دوستوں کے اصرار کے باوجود اپنے آپ کو انٹرنیٹ اور اس سے منسلک موبائل فون کے استعمال سے دور رکھا اور اپنی علمی ضرورتوں اور تحقیقی

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم فائدہ کے بغیر پیدا کئے گئے ہو اور ہماری طرف نہ پھرو گے؟ (قرآن کریم)

کاموں کے لیے تسلسل کے ساتھ پرانے طریقوں سے کام لیتا رہا، اور اس مضمون کو قلمبند کرنے کی تاریخ (۱۴-۰۴-۱۴۴۰ھ مطابق ۲۲-۱۲-۲۰۱۸ء) تک اپنے پاس ایک معمولی اور سادہ موبائل فون رکھنے پر اکتفا کرتا رہا، البتہ انٹرنیٹ کے مشہور و معروف فوائد کے ساتھ ساتھ اس کے نقصانات سے واقف ہونے کی کوششوں میں بھی لگا رہا، چنانچہ باخبر اور تجربہ کار و با اعتماد ساتھیوں اور دوستوں سے اس کے نقصانات اور مضر اثرات سے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا، اسی طرح خود بھی انٹرنیٹ سے منسلک ایسے افراد کے احوال و عادات پر گہرائی کے ساتھ غور کرتا رہا جو میرے جاننے والے اور وقتاً فوقتاً ملاقات کرنے والے تھے، تاکہ مجھے یہ اندازہ ہو جائے کہ ان کی عادتوں اور خصلتوں میں انٹرنیٹ کے استعمال کے بعد بہتری نظر آ رہی ہے یا خدانخواستہ کچھ کمزوری؟ یا پھر ان کی عادات اپنی سابقہ حالت پر برقرار رہتی ہیں؟ تاکہ مذکورہ حالات جاننے کے بعد مجھے انٹرنیٹ کے استعمال سے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی رہے۔

انٹرنیٹ کے فوائد و نقصانات معلوم کرنے اور ان پر غور کرنے کے دوران اگرچہ میں اس کے مثبت گوشوں سے استفادہ تو نہ کر سکا، جب کہ میرے بعض دوست و احباب نے ان گوشوں سے اچھا خاصا استفادہ کیا، تاہم میں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اپنی توفیق سے اس کے نقصانات و مفاسد سے بچاتے ہوئے ان کو میرے سامنے واضح کر دیا، تاکہ ان کا سامنا کرنے سے پہلے ان سے بچنے کی فکر کروں، اور اپنی اولاد و متعلقین کو بھی ان نقصانات سے آگاہ کرنے کی کوشش کروں۔ انٹرنیٹ کے فوائد تو زبان زدِ خاص و عام ہو چکے ہیں، اس لیے انہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ضرورت نہیں، اجمالی طور پر مضمون کے شروع میں ان کا ذکر آ بھی چکا ہے، البتہ اس کے نقصانات میں سے چند بنیادی نقصانات کا تذکرہ اور ان سے بچنے کا طریقہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں، تاکہ ہمارے وہ مسلمان بھائی جو انٹرنیٹ سے منسلک ہیں یا بعد میں منسلک ہونے والے ہیں، وہ ان نقصانات کو سمجھیں اور ان سے بچنے کی فکر کریں:

پہلا نقصان: بے حیائی پھیلانا

انٹرنیٹ کا پہلا نقصان یہ ہے کہ وہ بے حیائی و عریانیت پھیلانے، فسق و فجور کے مناظر پیش کرنے کا سب سے بنیادی اور مستند ذریعہ ہے، اس کے ذریعہ اخلاقی و دینی تباہی، نوجوان مرد و خواتین کی بے راہ روی و گمراہی، شرف و فساد کی وادیوں میں ان کی ہلاکت اور اسلامی اقدار و پاکیزہ روایات سے ان کی لائقیت عام ہوتی جا رہی ہے! کتنے والدین ایسے ہیں جو انٹرنیٹ سے منسلک ہونے کے بعد اپنی اولاد کی گمراہی کا رونا رور ہے ہیں؟! اور کتنی نوجوان لڑکیاں ایسی ہیں جنہیں اس انٹرنیٹ کے توسط سے سبز باغ دکھایا گیا اور

شاید کہ تم برا مانو کسی چیز کو، حالانکہ وہ تمہارے لیے فائدہ مند ہو، تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔ (قرآن کریم)

وہ دھوکہ کھا کر اپنے گھروں سے بھاگ گئیں؟! کچھ عرصے تک دھوکہ بازوں کی مذموم خواہشات کا نشانہ بن کر پھر بے یار و مددگار چھوڑی گئیں، جس سے دنیا و آخرت دونوں کا نقصان اُنہیں اُٹھانا پڑا۔

دوسرا نقصان: وقت کا ضیاع

وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں وقت کی اہمیت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اس کی اور اس کے مختلف اجزاء کی قسمیں کھائی ہیں! چنانچہ کہیں تو زمانے کی قسم کھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”وَالْعَصْرِ“ (زمانے کی قسم) اور کہیں رات اور دن کی قسم کھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ“ (رات کی قسم! جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم! جب اس کی روشنی پھیل جائے) اور کہیں چاشت کی قسم کھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”وَالضُّحَىٰ“ (چاشت کی قسم!) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دین کی بنیادی عبادات جیسے: نماز و روزہ اور حج ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ان کے لیے اوقات بھی متعین کر دیئے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شریعت کی روشنی میں وقت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ وقت کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر انسان اس سے استفادہ کرنے اور اس کو فضولیات و عشیات میں خرچ کرنے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے تو بڑے مثبت نتائج حاصل کر سکتا ہے، اور اگر اس کو بے فائدہ اور گھٹیا کاموں میں خرچ کرتا رہا تو وہ ایک بڑے قیمتی سرمائے سے محروم ہو جائے گا۔

انٹرنیٹ کے نقصانات میں سے دوسرا نقصان یہ ہے کہ اس سے منسلک اکثر لوگوں کے قیمتی اوقات اس کے استعمال کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں! وہ گھنٹوں تک بے حس و حرکت ہو کر اس کی اسکرین پر نظریں جما کر بیٹھتے ہیں، اور اکثر غیر ضروری بلکہ نقصان دہ اُمور کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک ہی نشست میں اپنے قیمتی اوقات میں سے ایک اچھا خاصا حصہ ضائع کر دیتے ہیں اور اُن کو اندازہ تک نہیں ہوتا۔

تیسرا نقصان: صحت پر اس کے منفی اثرات

ماہرین کا کہنا ہے کہ انٹرنیٹ کے زیادہ استعمال سے انسان ذہنی تناؤ اور نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو کر ہائی بلڈ پریشر، شوگر، جسمانی کاہلی و سستی اور وزن و موٹاپے کی زیادتی اور دیگر قلبی و اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس لیے کہ جب انسان طویل وقت تک ایسی حالت میں اسکرین کے سامنے بیٹھا ہوا ہوتا ہے کہ صرف دماغ کے علاوہ اس کے دیگر اعضاء ساکت ہوں تو سارا دباؤ دماغ ہی پر ہوتا ہے، جسے وہ برداشت نہیں کر سکتا اور تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے، اور باقی اعضاء طویل وقت تک حرکت نہ کرنے کی وجہ سے دیگر امراض کے شکار ہو جاتے ہیں!

میرے ایک مخلص دوست جناب حافظ ڈاکٹر محمد سمیر قریشی صاحب جو ذہنی امراض کے مخلص اور ڈاؤنیورسٹی کراچی (Dow Univesity Karachi) کے پروفیسر ہیں، انہوں نے بتایا کہ بعض ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ انٹرنیٹ کی کثرت استعمال سے وہ بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں جو منشیات کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں، اس لیے کہ اس کے زیادہ استعمال سے جسم کے اندر وہی مضر کیمیاوی مواد پیدا ہو جاتے ہیں جو منشیات کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ مواد انسان کو اس کے مزید استعمال کرنے پر مجبور کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

چوتھا نقصان: تعلیمی میدان میں پستی

احقر جس مسجد میں امامت و خطابت کی ذمہ داری انجام دے رہا ہے، اس مسجد کے نمازی حضرات اور دیگر متعلقین میں سے مختلف لوگوں نے بتایا کہ اُن کے بچے انٹرنیٹ کی کثرت استعمال کی وجہ سے تعلیمی میدان میں کافی پیچھے رہ گئے، پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے ان کا تعلق کمزور پڑ گیا، اس لیے کہ وہ اپنا اچھا خاصا وقت انٹرنیٹ سے منسلک لپ ٹاپ اور موبائل فون کی اسکرین کے سامنے بیٹھ کر خرچ کرتے ہیں اور جب تھک جاتے ہیں تو باقی وقت کھیل کود، کھانے پینے اور سونے میں خرچ کرتے ہیں، پڑھنے کے لیے ان کے پاس وقت نہیں بچتا۔

پانچواں نقصان: معلومات چوری کرنے کا ذریعہ

انٹرنیٹ دوسروں کی معلومات چُرالینے کا ذریعہ بھی بن گیا ہے، چنانچہ بعض لوگ اس کے ذریعے دوسروں کی خفیہ معلومات تک جو اُن کے خصوصی اُمور یا بینک کے حسابات سے متعلق ہوں رسائی حاصل کر لیتے ہیں اور پھر کبھی تو ان کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں اور کبھی بینکوں سے اُن کی رقوم چُرالیتے ہیں! اسی طرح کچھ لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف علماء کی تالیفات و مضامین تک آسانی کے ساتھ رسائی حاصل کر لیتے ہیں اور پھر اُن میں کچھ رد و بدل کر کے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں، تاکہ وہ محنت و جدوجہد کے بغیر مصنفین کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔

چند دفعہ خود میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ کوئی صاحب ایک علمی مسودہ لے کر اس دعوے کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے کہ وہ مسودہ اُن کی تصنیف ہے اور وہ مجھ سے اس پر تقریظ لکھوانا چاہتے ہیں! مجھے کچھ قرائن سے اندازہ ہو گیا کہ یہ مسودہ اُن ہی کی محنتوں کا نتیجہ نہیں، بلکہ انہوں نے ادھر ادھر سے دوسروں کے مضامین لے کر تیار کر لیا ہے، لہذا میں نے اپنے اطمینان کے لیے اس کے اوراق کو پلٹتے ہوئے اُن سے مختلف مقامات کی کچھ تشریح کرنے کی درخواست کی! لیکن افسوس کہ وہ تشریح نہ کر سکے، میں نے کہا کہ: بتائیے! میں ایسی کتاب کی تقریظ لکھنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں جس

کے مصنف اس کی تشریح کرنے سے عاجز ہوں؟ وہ لا جواب ہو کر خاموشی سے واپس تشریف لے گئے۔

چھٹا نقصان: خاندان کے افراد کے درمیان لاطعلق

انٹرنیٹ کے زیادہ استعمال کی وجہ سے اولاد و والدین، میاں بیوی اور دیگر قریبی رشتہ داروں کے درمیان دوریاں پیدا ہو رہی ہیں جس سے اُن کے آپس کے حقوق متاثر ہو کر ناچاقیاں جنم لے رہی ہیں، اور میاں بیوی کے درمیان تلخیاں بڑھتی جا رہی ہیں! یہاں تک کہ بعض دفعہ طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ خاندانی جھگڑے، قریبی رشتہ داروں اور میاں بیوی کے درمیان تلخیاں اور دوریاں پیدا ہونا بڑی ناکامی اور محرومی کی بات ہے۔

ساتواں نقصان: غلط معلومات کی اشاعت

انٹرنیٹ کے ذریعے دینی و دنیوی موضوعات سے متعلق بڑے پیمانے پر غلط معلومات کی اشاعت کا کام بھی کیا جا رہا ہے۔ باطل تحریکات مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے، ان کے عقائد کو بگاڑنے اور اپنے باطل عقائد و نظریات کو پھیلانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح خود مسلمانوں میں سے بعض کم علم یا باطل افکار کے حامل لوگ تفسیر و حدیث و فقہ اور دیگر دینی علوم سے متعلق ایسی غلط معلومات انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلاتے ہیں جنہیں درست سمجھ کر ایک عام مسلمان دینی موضوعات سے متعلق غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے، لہذا! جب تک کسی مستند ذریعے سے تصدیق نہ کی جائے اس وقت تک صرف انٹرنیٹ کی معلومات پر اعتماد نہ کیا جائے۔

انٹرنیٹ کے نقصانات میں سے مذکورہ بالا ایسے بنیادی سات نقصانات ہیں جن سے بچنے کے لیے ہر مسلمان مرد و خاتون کو ہوشیار رہنا چاہیے۔

انٹرنیٹ کے نقصانات سے بچنے کا راستہ

اب ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مندرجہ ذیل چند ایسی باتوں کا تذکرہ کرتے ہیں کہ اگر مسلمان مرد و خواتین ان باتوں کو ذہن نشین کرتے ہوئے ان پر عمل کریں گے، تو اُمید ہے کہ انٹرنیٹ کے نقصانات سے بچ سکیں گے:

پہلی بات

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہر مسلمان مرد و خاتون کو نگاہ کی حفاظت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ، وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ.“ (النور: ۳۰-۳۱)

سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ (حضرت محمد ﷺ)

ترجمہ: ”اے پیغمبر! ایمان والوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے، بلاشبہ جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے، اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔“

اور نبی کریم ﷺ نے بدننگاہی کی تباہ کاری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:
”النظرة سهمٌ من سهام إبليس مسمومة.“ (رواہ الحاکم فی المستدرک، ج: ۴، ص: ۳۴۹)

ترجمہ: ”بدنگاہی شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔“
لہذا! ہر مسلمان مرد و خاتون کے لیے ضروری ہے کہ مندرجہ بالا نصوص کو مدنظر رکھتے ہوئے بدننگاہی اور بے حیائی و فساد کے مناظر سے اجتناب کرے، کیا خوب کہا ہے ایک عرب شاعر ابو محمد عبد اللہ بن محمد اندلسی فحطانی نے اپنے قصیدہ نونیہ میں:

وإذا خلوت برية في ظلمة والنفس داعية إلى الطغيان
فاستحي من نظر الإله وقل لها إن الذي خلق الظلام يراني
ترجمہ: ”جب تمہیں تنہائی میں کسی تہمت والے کام کا موقع ملے اور تمہاری خواہش تمہیں گناہ کی دعوت دے رہی ہو تو ایسی حالت میں تم اللہ کی غیبی نگاہ سے شرم کرتے ہوئے اپنی خواہش سے کہو کہ جس ذات نے تاریکی پیدا کی ہے، وہ مجھے دیکھ رہی ہے۔“

دوسری بات

اللہ تعالیٰ نے اپنے مسلمان بندوں کو جہاں عبادت کرنے کا حکم دیا ہے، وہاں اُن کے رشتہ داروں اور زیارت کرنے والوں اور خود اُن کی اپنی ذات کے حقوق کو بجالانے کا بھی حکم دیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:
”إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا“ (بے شک مؤمنوں پر مقررہ اوقات میں نماز فرض ہے)، اور فرماتے ہیں: ”وَأَتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ“ (اور رشتہ دار کو اس کا حق دو)۔

اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
”فإن لجسدك عليك حقًا وإن لعينيك عليك حقًا، وإن لزوجك عليك حقًا وإن لزورك عليك حقًا“ (رواہ البخاری، ج: ۱، ص: ۲۶۵)
ترجمہ: ”تیرے جسم کا تیرے اوپر حق ہے، اور تیری آنکھوں کا تیرے اوپر حق ہے، اور تیری بیوی کا تیرے اوپر حق ہے، اور تیرے زائرین کا تیرے اوپر حق ہے۔“

لہذا ہر مسلمان کے ذمے یہ ضروری ہے کہ ان تمام حقوق کا خیال رکھے اور اپنا نظام الاوقات

باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کے لیے اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی کرے۔ (حضرت محمد ﷺ)

اس طرح بنادے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سب کے سب اپنے اپنے اوقات میں ادا ہوتے رہیں، اور انٹرنیٹ کے بے جا استعمال سے اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرے اور نہ ہی اپنی صحت کو برباد کرے، اس لیے کہ صحت و فراغت اللہ کی بڑی نعمتوں میں سے ہیں، اگرچہ اکثر لوگ اُن کی قدر نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ ہو:

”عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس: الصحة والفراغ.“ (رواه البخاری، ج: ۲، ص: ۹۴۹)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کی نعمتوں میں سے دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ اُن کی ناقدری کرتے ہوئے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں، ان میں سے ایک نعمت صحت و تندرستی اور دوسری نعمت فرصت و فراغت ہے۔“

تیسری بات

والدین اور سرپرستوں کے ذمے ضروری ہے کہ اپنی اولاد اور بچوں کو انٹرنیٹ کے نقصانات اور منفی گوشوں سے اچھی طرح آگاہ کریں، اور اُنہیں ان نقصانات سے بچنے کی تلقین کریں، اور خلوتوں میں ان کی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کریں، ان کو اس طرح آزاد ہرگز نہ چھوڑیں کہ وہ جو چاہیں کریں، تاکہ وہ شروفساد کی خطرناک وادیوں میں ہلاکت سے محفوظ رہیں۔

چوتھی بات

اگر کسی کا اپنے اوپر یہ اعتماد نہیں کہ وہ انٹرنیٹ کے استعمال کی صورت میں اس کے منفی گوشوں سے بچ سکتا ہے تو ایسے شخص کے لیے شریعت کی روشنی میں اس کا استعمال تنہائی میں جائز نہیں، لہذا وہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے اور بوقت ضرورت صرف مثبت انداز میں اپنے بزرگوں یا نیک ساتھیوں کی موجودگی میں اُسے استعمال کرے۔ اپنے اس مضمون کے آخر میں شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کا ایک شعر ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت

احساسِ مرّوت کو کچل دیتے ہیں آلات

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں اور بالخصوص ان کی نئی نسل کو اپنے دین پر استقامت عطا فرماتے ہوئے دشمنانِ اسلام کے پھندوں اور شیطان کے فریبوں سے محفوظ فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

..... ❁ ❁ ❁